منقبت

جو مرتضیٰؑ کا فخر ہے زہراؑ کا جو ارمان ہے
حسنینؑ کی جو جان ہے زینبؑ کو جس پہ مان ہے
اُم البنینؑ کا چاند ہے جو دین کی پہچان ہے

بس عباسؑ تم ہو بس عباسؑ تم ہو
رحمت کا اِک احساس بھی ٹوٹے دلوں کی آس بھی

شبیرؑ کی ڈھارس بھی ہو فوجِ خدا کا حوصلہ
نو لاکھ پہ جس شیر کا بیٹھا ہوا ہے دبدبہ
یہ کربلا میں شیر سے کہتے تھے شاہِ کربلا

رب کی رضا دیں کی بقاء حاجت روا مشکل کشاء
ابرِ کرم آبِ بقا سالارِ حق شاہِ وفا
وہ تشنہ لب بھرِ عطا دیتا ہے جو سب کو شفاء

تم لشکرِ اسلام کے سالار ہو غازیؑ
تم دین کے ایمان کے سردار ہو غازیؑ
سب شہؑ کے عزاداروں کی تقدیر جگا دو
تم ہی حسینیوں کے مددگار ہو غازیؑ

تجھ سا سخی تجھ سا جری کوئی نہیں مولا میرے
اُٹھ کے فلک چومے جسے وہ ہیں قدم مولا تیرے
جس سے نبیؐ سارے ولی اور اولیاء لیں فائدے

جو زندگی کو چین دے جو روح کو بخشے جِلا
جن و بشر کو دَم بَدَم دیتا ہے جو رزقِ وفا
زہراؑ کا جو ہے مدعا سجدوں میں حیدرؑ کی دعا

شیرِ خدا کی ہر صفت موجود جس کی ذات میں
جو دن بنا دے رات کو جو دن بدل دے رات میں
سارا نظامِ دو جہاں اب بھی ہے جس کے ہاتھ میں

جو اپنی بہنوں کا بھرم ہے ابنِ شاہِ لافتیٰ
جو ہے میرے سر کی ردا جس سے ہے یہ پردہ میرا
بھائی کا ماتھا چوم کر یہ بنتِ حیدرؑ نے کہا

ہر آس کی جو آس ہے وہ آستانہ آپ کا
مولا علم ہے آپ کا بے آسروں کا آسرا
اِک پل میں جو کہ طے کرے دونوں جہاں کا فاصلہ

نبیوں پہ جو نہ کھل سکا وہ کبریا کا راز ہے
جو ہے علمدارِ وفا جس پہ وفا کو ناز ہے
جس کی صدا سن کے لگے قرآن کی آواز ہے

عکسِ علیؑ تو ہو مگر کوئی کہاں تم سا بھلا
وہ صف شکن جس کی ثناء کرتا ہے خود ربِ اولیٰ
روشن ہے جس سے دوجہاں وہ گوھرِؔ کرب و بلا

شاعرِ اہلِ بیتؑ: استادالشعراء جناب گوھرؔ جارچوی